حافظ محمد ابراہیم فانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

فقرِ غیور و سراپائے جمال

امیرِ جمعیت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ قدس سرہٗ کی یاد میں

اے شہنشاہِ خودی اے حق پرستوں کے امام
تیری خودداری جمعیت تیری غیرت کو سلام

تیری ہر للکار تھی باطل پہ اک برقِ تپاں
ظالم و جابر حکمراں تجھ سے تھا خائف مدام

بستی بستی شہر و قریہ تیری تقریروں کی دھوم
ہر گلی میں تُو نے پہنچایا جمعیت کا پیام

گونجتی ہے اب کانوں میں حجازی لَے تری
اللہ اللہ ذوقِ قرآں واہ وہ شیریں کلام

مردِ حر تھا بات حق ہر حال میں کہتا رہا
بر سرِ دار و رسن اور بر سرِ بالائے بام

حریت اخلاص و ایفاء کی تھے اک زندہ تصویر
آفریں صد آفریں وہ فاقہ مستی کا خرام

فخرِ شیخ الہند کا وہ کیوں نہ ہوگا پاسدار
دیوبند میں جو رہا سید حسینی کا غلام

بارہا جھیلے مصائب سختیاں زندان کی
راہِ حق میں صرف کردی زندگی کی صبح و شام

ہائے وہ طرزِ تکلم آہ وہ رنگِ بیان
ہائے وہ پر کیف و پر تاثیر ادائے ابتسام

اب کہاں ہے وہ رُخِ انور سراپائے جمال
تشنہ کاموں کے لئے تھے ساقئ بادہ بجام

از غم و آلامِ دنیا شکوہ سنج ہوتا ہے نہیں
جس کے دل میں بس گئی ہو الفتِ خیر الانام

روح پہ اس کی خدایا دم بدم ہو رحمتیں
فانیؔ بیچارہ ہو خلدِ بریں اس کا مقام